حسام الحرمین

کی

حقانیت و صداقت و ثقاہت

فیضِ رضا جاری رہے گا....

الشہاب الثاقب والمہند

کی بے بضاعتی پسپائی و رسوائی

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

نجدیت وہابیت
مرزائیت مودودیت دیوبندیت
نیچریت رافضیت

محمد حسن علی

محمد الطاف قادری

انجمن انوار القادریہ

0300-9201959

پیش لفظ

اللّٰہ ربّ محمّد صلی علیہ وسلما ☆ نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

الحمد للہ انجمن انوار القادریہ کراچی سیّدنا مجدد اعظم، سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ عبد المصطفےٰ الامام رضا خان صاحب قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس یومِ رضا کے موقع پر اور حسان الحرمین علی منحر الکفر والمین کی بے مثال کامیابی ولاجوابی کے جشن صد سالہ کے طور پر ضیغم اہل سنت علمبردار ومحافظ مسلک اعلیٰ حضرت صمصام المناظرین مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ کا زیر نظر گراں قدر مدلل ومحقق رسالہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ یہ رسالہ مناظرین ومصنفین اہل سنت وعوام اہل سنت کیلئے گراں قدر علمی تحقیقی ذخیرہ وتحفہ ثابت ہوگا اور ان شاء اللہ العزیز مدتوں لاجواب ویادگار رہے گا۔ یہ رسالہ مخالفین اہل سنت کی گستاخانہ کتابوں کی عبارات کی لایعنی تاویلات کے رد وابطال میں لکھا گیا ہے جس کی جامع وضاحت حضرت مصنف نے بصارحت فرمادی ہے۔ مولیٰ عزّوجل بزرگانِ دین کی برکت سے انجمن انوار القادریہ کو خدمت دین متین کی زیادہ سے زیادہ توفیق خیر عطا فرمائے اور ہر عمل میں اِخلاص عطا فرما کر قبول فرمائے۔ آمین

پرچم اہل سنن ہے ایشیا میں سر بلند
از فیوض اعلیٰ حضرت ناصر اہل سنن

محمد الطاف قادری رضوی

خادمِ اہل سنت، خادم انجمن انوار القادریہ

تاثرات عالیہ

علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مظہری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ' و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاضل جلیل علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی زیدلطفہ کی مساعی جمیلہ نا قابل فراموش ہیں۔ علامہ موصوف اہل سنت و جماعت کے متبحر عالم ہیں، محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی قدس سرہٗ کے خلیفہ اور فیض یافتہ ہیں، سراپا اخلاص، سلف کی یادگار ہیں، سنیت کا معیار ہیں اور اہل سنت و جماعت کے مشہور و معروف قلمکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا مبارک سایہ قائم ودائم رکھے (آمین) آپ مسلسل لکھ رہے ہیں اور خوب لکھ رہے ہیں آپ کی کئی کتابیں فقیر کی نظر سے گزریں۔ سب کی سب مدلل ہیں۔ وہ مخالفین و معاندین کے نبض شناس ہیں اور بہترین معالج ہیں۔ کتابوں کا لکھنا ایک اہم مرحلہ لیکن دوسرا اہم مرحلہ ان کی طباعت واشاعت کا ہے۔

الحمدللہ اہل سنت و جماعت کے ناشرین اس طرف متوجہ ہیں اور خوب کام کررہے ہیں بقول ایک جدید دانشور پہلے تو اہل سنت کی کتابیں نظر نہ آتی تھیں اب تو گویا بارش ہو رہی ہے واقعی بارش ہو رہی ہے اور بارش ہوتی رہے گی اِن شاءَ اللہ عزّ وجل۔

انجمن انوارالقادریہ کراچی انہیں خوش قسمت ناشرین میں ہے جو طباعت کے میدان میں اہل سنت و جماعت کی خدمت کررہی ہے اور تقریباً ایک سو پندرہ کتابیں شائع کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ دارالعلوم انوارالقادریہ اور بہت سے مدارس دینیہ اور مساجد اہل سنت کا انتظام وانصرام کررہی ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ مولائے کریم دارالعلوم انوارالقادریہ کے مہتمم ومعاون مولانا ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی زیدلطفہ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

الحمدللہ ثم الحمدللہ گستاخانِ رسول، منکرین ضروریاتِ دین، باغیانِ ختم نبوت کے خلاف اکابر ومشاہیر علماء وفقہاء عرب وعجم واعاظم مفتیانِ حرمین طیبین کے حکم شرعی فتاویٰ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کو شائع ہوئے ایک سو سال ہوگئے اور حسام الحرمین کا پرچم پوری آب وتاب اور جاہ وجلال کے ساتھ لہرا رہا ہے اور خرمن باطل واہل ارتداد پر برقبار ہے۔

یاد رکھنا چاہئے اور ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ سیّدنا امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا الشاہ الامام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی پر بلاوجہ خوامخواہ تکفیر کا حکم شرعی جاری نہیں فرمایا۔

جو عناصر تنقیص الوہیت، توہین رسالت اور انکار ختم نبوت کے مرتکب اور منکر ضروریات دین ثابت ہوئے انہیں پہلے ہر شرعی رعایت دی گئی، ان کو ان کے اقوال کفریہ قطعیہ اور گستاخانہ عبارات سے بذریعہ خطوط مطلع کیا گیا، بار بار رجسٹریاں بھیج کر مطلع اور آگاہ کیا گیا، گستاخانہ کفریہ عبارات سے توبہ اور رجوع کی تلقین فرمائی گئی، آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کی دعوت دی گئی، مگر اہل توہین وتنقیص زمین پکڑ گئے دین کے مسئلہ کو عزت نفس کا مسئلہ بنالیا، انانیت پر اُتر آئے، ضد وہٹ دھرمی کو نصب العین بنالیا، ناچار مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر — بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا
اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی — منکرو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

امام الحتاطین امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی طرف سے کچھ فرمانے، کچھ لکھنے کی بجائے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی وغیرہ کی اصل بعینہ عبارات اکابر واعاظم وفقہاء حرمین طیبین کے سامنے رکھ کر حکم شرعی طلب کیا اور توہین پر تکفیر ہوئی اگر کوئی توہین نہ کرتا تکفیر نہ ہوتی اور اگر اہل توہین وتنقیص توبہ اور رجوع کر لیتے تو بھی تکفیر نہ ہوتی۔

مگر آہ! افسوس کہ توبہ اور رجوع کرنا ان کے مقدر میں نہ تھا تو اہل توہین کی توہین آمیز گستاخانہ کفریہ عبارات پر تکفیر کا حکم شرعی حسام الحرمین کی صورت میں اکابر علماء حرمین کی طرف سے جاری ہوا۔

نہ تم توہین یوں کرتے نہ ہم تکفیر یوں کرتے — نہ لگتا کفر کا فتویٰ نہ یوں رُسوائیوں ہوتیں

نہ توہین کرتے نہ تکفیر ہوتی
رضا کی خطا اس میں اغیار کیا ہے؟

35 جلیل القدر اکابر واعاظم مسلمہ علماء وفقہاء حرمین طیبین نے اہل توہین کی اصل کتابیں دیکھ کر مترجمین سے اُردو کا عربی میں ترجمہ کرواکر حکم شرعی واضح فرمایا۔ مخالفین کا یہ کہنا ایک حیلہ و بہانہ بلکہ بدترین فریب وفراڈ ہے کہ علماء حرمین اُردو نہیں جانتے تھے دھوکا دے کر فتویٰ لیا۔

یہ اہل توہین ہندی مولوی کٹی پٹی عربی جانتے تھے تو کیا علماء حرمین ہر سال کثیر تعداد میں ہندوستان سے حج کیلئے جانے والے علماء وعوام سے مل کر اُردو زبان سے واقف نہ ہوں گے اور کیا انہیں تکفیر جیسا نازک وحساس فتویٰ لکھتے وقت مترجم میسر نہ آیا ہوگا؟

اتنے عظیم متبحر و تجربہ کار کہنہ مشق مفتیان کرام اور وہ بھی اہل حرم اکابر کو کوئی دھوکہ ومغالطہ کس طرح دے سکتا ہے؟

الشہاب الثاقب والمھند کے مرتبین ومصنفین نے ضرور اپنے اکابر کی عبارات میں کتر بیونت وترمیم وتحریف کی اور مذکورہ بالا کتب میں اپنے اکابر کی عبارات کا حلیہ بگاڑ کر نقل کیں علماء وعوام کو مغالطہ اور صریحاً دھوکہ دیا جس کا دل چاہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دیکھ لے۔

اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتب اور توہین آمیز عبارات تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی وقوع کذب کی پہلے حسام الحرمین سے مطابقت کرلیں اور پھر المھند والشہاب الثاقب میں مطابقت کرلیں، صاف طور پر واضح ہوجائے گا کہ المھند والشہاب الثاقب میں انہوں نے خود اپنے اکابر کی عبارات کفریہ حلیہ بگاڑ کر نقل کیں اور خود خیانت بددیانتی کی مثال قائم کی جس کی مثال نہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جب حسام الحرمین پر علماء حرمین طیبین دھوم دھام سے ڈنکے کی چوٹ پر تصدیقات فرما رہے اور تقریظات لکھ رہے تھے تو بیچارہ مصنف المھند مولوی خلیل انبیٹھوی سہارنپوری وہیں تھا اور کانگریسی گاندھوی مدنی مولوی حسین احمد اجودھیاباشی ٹانڈوی بھی وہیں حجاز مقدس میں رہتا تھا۔

سیّدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالت علمی کی تاب نہ لاسکتے تھے آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کرلی اسی وقت علماء حرمین کو حسام الحرمین پر تصدیقات کرنے تقریظات لکھنے سے منع کیوں نہ کردیا کہ جناب یہ دھوکہ دیا جارہا ہے مگر وہاں تو یہ لوگ لب باندھے دم سادھے رہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی چھپ چھپا کر چند اشرفیاں بطور رشوت دے کر اپنا الو سیدھا کرنے کیلئے رئیس العلماء مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضور آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

رئیس العلماء نے فرمایا، تیرا نام خلیل انبیٹھوی ہے؟ مولانا صالح کمال نے فرمایا، میں تو تجھے زندیق لکھ چکا ہوں۔

انبیٹھوی نے کہا جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں وہ میری کتاب میں نہیں، لوگوں نے مجھ پر افترا کیا۔

مولانا صالح کمال نے فرمایا، تمہاری کتاب براہین قاطعہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ مولوی خلیل انبیٹھوی نے مجبوراً کہا، حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی۔

مولانا نے فرمایا، ہوتی ہے۔ مولوی انبیٹھوی اپنی براہین کی کفریہ عبارت سے توبہ کا وعدہ کر کے جدہ بھاگ گیا اور تین سال بعد جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری کر کے اپنے تمام اکابر ہند کے تعاون و تصدیقات سے المہند نامی بزعم خود حسام الحرمین کے رد میں لکھ ماری جواز اوّل تا آخر سراپا کذب صریح جھوٹ اور دروغ گوئی کا بدترین مجموعہ ہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے اپنے خالص وہابیانہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقع اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کیے وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کو سخت برا بھلا، گستاخ و مکفر اور علماء اہل سنت کا قاتل قرار دیا۔

میلاد تو میلاد سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی اعلیٰ درجہ کا مستحب قرار دیا خود کو سنّی ظاہر کر کے وہابیوں پر سخت لعن طعن کیا گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ المہند کے سوالات بھی خود گھڑے اور فریب کاریوں کے خول چڑھا کر مغالطہ آمیز جوابات بھی خود ہی دیے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے حسام الحرمین پر 33 یا 35 مسلمہ اکابر علماء حرمین کی تصدیقات حاصل کی تھیں جبکہ خلیل انبیٹھوی صاحب سر دھڑ کی بازی لگا کر بمشکل چھ علماء کی تصدیقات المہند پر حاصل کر سکا جن میں دو حضرات مولانا شیخ محمد مالکی اور مولانا محمد علی بن حسین نے اپنی تصدیقات واپس لے لیں۔

ان میں ایک مولانا شیخ محمد صدیق افغانی تھے علماء حرم سے نہ تھے باقی بھرتی ہندی وہابی مولویوں کی تھی اور سب سے بڑی بات یہ کہ المہند میں اپنے اکابر کی اصل کفریہ عبارات بعینہ وبلفظہ نقل نہ کیں۔

مقام غور ولمحہ فکریہ ہے قارئین کرام! المہند کو بغور ملاحظہ کریں، وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی کو کتنا برا بھلا کہا گیا ہے یہ مکاری اور عیاری تھی۔

خلیل انبیٹھوی صاحب کی وہابیوں اور شیخ نجد کے متعلق اصل حقیقی رائے وہ ہے جو انہوں نے اپنے دو مکتوبات (خطوط) محررہ ۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ اور محررہ ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ، کتاب اکابر کے خطوط، ص ۱۱۔۱۲ پر مولوی محمد زکریا سابق امیر تبلیغی جماعت کے نواسے مولوی محمد شاہد مظاہری نے شائع کئے اور ماہنامہ النور تھانہ بھون ماہ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ میں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے صفحہ ۲۳ پر شائع کیے جن میں محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی اور نجدی وہابی سعودی حکومت اور ان کے علماء کی بھرپور قصیدہ خوانی کی گئی ہے اور والہانہ خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

دیوبندی وہابی مغرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے بھی مولوی انبیٹھوی صاحب کے یہ خطوط اپنی کتاب **شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق** میں ص ۴۳ پر نقل کر کے ان کے مستند ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے یہی کچھ مولوی حسین احمد نے کیا اور وہابیوں نجدیوں کے متعلق اپنی رائے بدل لی۔ (علماء حق، ص ۹۲)

مولوی انبیٹھوی اور **مولوی ٹانڈوی**، دونوں جنہوں نے بزعم خود و بزعم جہالت حسام الحرمین کا نام نہاد برائے نام رد لکھ کر حقیقت و صداقت کا منہ چڑایا۔

مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب اور مولوی حسین احمد کانگریسی ٹانڈوی ان دِنوں وہیں حرمین شریفین میں موجود تھے دیکھو ملفوظات اعلیٰ حضرت پہلا حصہ...... بلکہ خود شکست خوردہ و مغرور مناظر مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مولوی خلیل انبیٹھوی ان دِنوں حرم مکہ معظمہ میں تھا اور تسلیم کیا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی جو ۱۳۱۶ھ سے ۱۳۳۳ھ تک مسلسل ۱۷۔۱۸ سال مدینہ منورہ میں مقیم رہے تو ان دونوں حضرات نے وہیں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز سے آمنے سامنے گفتگو کیوں نہ کرلی؟

اگر ہمت و جرأت اور استعداد و قابلیت تھی اور کفریہ گستاخانہ عبارات کے بارے میں ان کا موقف مضبوط تھا تو علماء حرمین طیبین کو حسام الحرمین پر تصدیقات کرنے تقریظات لکھنے سے کیوں نہ روک دیا؟ مگر حقیقت یہ ہے کہ

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں — بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

المہند اور **شہاب ثاقب** ایک فریب و فراڈ اور جعلسازی کا مجموعہ ہے تو دوسرا گالی نامہ ہے جس میں غلیظ ترین بازاری زبان استعمال کی گئی ہے۔

قارئین کرام! خود مطابقت کرلیں کہ حسام الحرمین میں جن جن اکابر و مشاہیر علماءِ مکہ و مدینہ کی تصدیقات وتقریظات ہیں مزہ تو جب تھا ان سب علماء سے المہند وشہاب ثاقب پر تصدیقات حاصل کی جاتیں اور یہ لکھوایا جاتا کہ ہمیں (علماء حرمین) کو دھوکہ و مغالطہ دے کر مولانا احمد رضا خان صاحب نے حسام الحرمین پر غلط تصدیقات کروائیں اور تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارات حق وعین اسلام ہیں۔ مگر ایسا نہ کرا سکے تو المہند اور شہاب ثاقب کو حسام الحرمین کا رد اور جواب کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟

بفضلہٖ تعالیٰ حسام الحرمین کل بھی لاجواب تھا اور آج بھی لاجواب ہے اور اِن شاءاللہ العزیز صبح قیامت تک لاجواب رہے گا۔

پڑ گیا ہے پشت پر اعداء کے اب کیا جائے گا | تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
چیر کر اعداء کا سینہ دل سے گزری وار پار | تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری

یاد رہے کہ المہند کا مدلل اور محقق ایک جواب صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **التحقیقات لدفع التلبیسات** کے نام سے اور ایک قاہر ردّ تبلیغ شیر بیشۂ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فی الفور اُسی زمانہ میں لکھ کر شائع فرمادیا تھا اور مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب کو پہنچا دیا تھا جس کے جواب الجواب سے مخالفین عاجز و قاصر و بے بس ہیں۔ بلکہ حضرت صدر الافاضل تو مولوی انبیٹھوی سے مناظرہ کرنے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پہنچ گئے تھے مولوی انبیٹھوی مناظرہ کی تاب نہ لاسکے۔ شیر بیشۂ اہل سنت اور محدث اعظم پاکستان نے احمد آباد سے ہوتے ہوئے مولوی حسین احمد کو پکڑا شہاب الثاقب پر مباحثہ کیا تو گاندھی جی نے ان کی جان چھڑائی۔

﴾ حسام الحرمین والمہند کا معنی ومفہوم ﴿

حسام الحرمین کا معنی ہے: مکہ مدینہ کی تیز کاٹنے والی تلوار (المنجد، ص ۲۰۹) مکہ مدینہ کی تیز تلوار (حسن اللغات، ص ۳۰۸۔۳۱۰)

المہند کا معنی ہے: ہندوستانی لوہے کی تلوار (المنجد، ص ۱۱۴۰)

بھلا ہندوستانی لوہے کی تلوار، مکہ معظمہ مدینہ منورہ کی تیز کاٹنے والی تیز تلوار کا کیا مقابلہ کرسکتی ہے۔

تلوار اہل ایمان، اہل حرمین کا ہتھیار ہے۔ ہندی لوگوں کا اوزار برچھی بھالا ہے۔

برچھی بھالا تلوار کا کیا مقابلہ کرسکتے ہیں؟ صنم کدہ ہند کے ہندی لوہے کی کیا عظمت اور کیا قدر و قیمت ہوسکتی ہے۔ مکہ مدینہ کی تیز تلوار کے مقابلہ میں اس کی کیا حیثیت ہے۔

شہاب ثاقب کا معنی ہے: آگ کا روشن شعلہ، آسمان پر ٹوٹنے والا ستارہ (المنجد، حسن اللغات، فیروز اللغات، امیر اللغات وغیرہ)

آگ کا شعلہ مکہ مدینہ کی تلوار پر پڑے گا تو بے ادب گستاخ کہلائے گا یا نہیں؟

اور آسمان کا ستارہ اگر ٹوٹے گا تو مکہ مدینہ کی تیز تلوار کا کیا بگاڑ سکے گا؟

آسمان کے ستارے کم و بیش ہر شب میں ٹوٹتے ہیں بتایا جائے کہ ان سے کتنی تلواریں کُنڈ م اور ناکارہ ہوئی ہیں۔

اسی طرح المہند اور شہاب ثاقب بھی آج تک حسام الحرمین کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

اگر المہند اور شہاب ثاقب نے حسام الحرمین کا کچھ بگاڑا ہوتا تو جب سے اب تک المہند اور شہاب ثاقب کے جتنے بھی ایڈیشن چھپے ہیں مخالفین کو بار بار ہر ضمنی اور اضافی اور وضاحتی مضامین کا اضافہ نہ کرنا پڑتا۔ ہمارے پاس مخالفین کی قابل اعتراض گستاخانہ کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن ہیں اور المہند اور الشہاب کے بھی کئی کئی ایڈیشن ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ومتضاد ہیں اور ان میں الفاظ وعبارات کی کمی بیشی کی گئی ہے جو احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔

یہ لوگ خود بھی اپنے اکابر کی کتابوں کے مندرجات سے مطمئن نہیں ہیں ایک رسالہ میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اسلئے ہم صرف اتنا عرض کریں گے ملتان کے مکتبہ صدیقہ سے چھپنے والے اور کراچی کے مکتبہ تھانوی دَفتر الابقاء سے چھپنے والے المہند کے ۳۲، ۳۲ صفحات ہیں اور عرفی نام عقائد علمائے دیوبند ہے مگر اب کراچی اور کتب خانہ مجیدیہ ملتان اور اتحاد بک ڈپو مدرسہ دیوبند یوپی سے جو المہند چھپا ہے ان میں ضمنی، اضافی مضامین کی بھرمار کر کے انکے صفحات ۱۸۸ ہیں اور نام بھی بدل دیا ہے پہلے عقائد علمائے دیوبند عرفی نام تھا اور تین ایڈیشن جو نئے شائع ہوئے ان کا عرفی نام یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند ہے۔

مقصد یہ ہے کہ کچھ بھی جس طرح بھی بن پڑے عوام کو دھوکہ اور مغالطہ دے کر گمراہ کیا جائے۔ بتایا جائے المہند کا یہ معنی یعنی عقائد علماء دیوبند یا اب عقائد علماء اہل سنت دیوبند کہاں کس کتاب میں لکھا ہے؟

سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٹھیک ہی تو فرمایا تھا ؎

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

یہی حال توہین آمیز گستاخانہ کتابوں کا ہے۔ فقیر کے پاس تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ وغیرہ کے کئی کئی ایڈیشن اور چھاپے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں مفہوم نہیں عبارتیں بدل دی گئی ہیں مگر سیدھے طریقے سے سچے دل سے پکی توبہ اور رجوع کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

یہ بھی حسام الحرمین کی حقانیت وصداقت وثقاہت کی روشن دلیل ہے اختصار مانع ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

ہمارے پاس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور کا شائع کردہ الشہاب الثاقب ہے جن کے ایک سو گیارہ صفحات ہیں مگر اب جو انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے الشہاب الثاقب کا ترمیم واضافہ کر کے اور دلیرانہ تحریف وخیانت کیساتھ جو جدید ایڈیشن شائع کیا ہے اس کے صفحات دو سو نوے ہیں۔

اور عوام کو گمراہ در گمراہ کرنے کیلئے جو پیوند کاریاں کیں، ٹاکیاں لگائیں، گالی گفتار سمیت پانچ سو چار صفحات ہیں۔

تحذیر الناس ایک مختصر سا رسالہ تھا کتب خانہ امدادیہ دیوبند اور راشد کمپنی دیوبند اور انارکلی لاہور کے تین ایڈیشن تین چھاپے علی الترتیب ۴۸، ۵۲، ۶۷ صفحات کے ہیں لیکن اب مکتبہ حفیظیہ مکی مسجد گوجرانوالہ کے شائع کردہ جدید ایڈیشن کے ۱۲۸ صفحات ہیں جس میں کذاب مصنف خالد محمود مانچسٹروی نے مقدمہ کے عنوان سے اپنی دوکانداری چمکائی ہے۔ کسی عزیز الرحمٰن نے طویل ترین حاشیے لکھے ہیں اور شکست خوردہ مفرور مناظرہ کا طویل مقالہ توضیح عبارات کے عنوان سے شامل کیا گیا اور جعلسازی کی قابلیتیں ختم کردیں۔

یہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیّدنا امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور فتاویٰ حسام الحرمین کی عظیم فتح ونصرت اور بے مثال کامیابی وکامرانی ہے کہ اہل توہین گستاخانہ کتابیں اصل شکل وصورت میں نہ رہیں اور خود مخالفین کو ان پر ترمیمات وتحریفات کے خول چڑھانے پڑے مگر گستاخانہ عبارات سے توبہ مقدر میں نہ تھی، توبہ اور رجوع نہ کر سکے۔

توہین آمیز کتابوں کی عبارتیں بدل دیں۔ یہ مقالہ کوئی مستقل کتاب نہیں اس لئے ہمیں اختصار سے کام لینا پڑ رہا ہے ایک رسالہ اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

قارئین کرام! اب ایک نظارہ عبارتیں بدلنے کا بھی دیکھ لیں۔ تقویۃ الایمان کے بیسوں ایڈیشنوں میں لکھا ہے **ف** یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (میر محمد کتب خانہ کراچی، ص ۵۷)

لیکن اب جدّہ اور دیگر مقامات سے چھپنے والے جدید ایڈیشنوں میں لکھا ہے یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوش لحد میں جا سوؤں گا۔ (مطبوعہ جدہ، ص ۱۶۴)

تحذیر الناس میں اجماع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اجماع اُمت کے خلاف جو جدید معنی و مفہوم خاتم النبیین کے بیان کئے گئے، فتاویٰ حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد تحذیر الناس کی عبارات میں بھی توبہ کرنے کی بجائے کم و بیش ترمیم و تحریف کی گئی مثلاً المہند ص ۱۱ پر تحذیر الناس تینوں عبارات اصل بعینہ و بلفظہ نقل نہ کیں خلاصہ بیان کیا اور حاشا، حاشا و کلا کہہ کر جھوٹ بولا گیا۔ اسی طرح الشہاب الثاقب میں مولوی حسین احمد کانگریسی نے صفحہ ۷۲ تا ۷۹ تک تحذیر الناس کی عبارات کی من گھڑت دُور فریب تاویلات کی ہیں، پیوندکاری کی ہے، یہ مطلب ہے وہ مطلب ہے، یہ معنی ہے وہ معنی ہے، مگر اصل عبارات بلفظہ نقل نہ کیں۔ بھانڈا پھوٹ جانے، پول کھل جانے کا اندیشہ تھا اور راشد کمپنی دیوبند والوں نے تو عبارت میں من مانے الفاظ داخل کردیے جگہ جگہ نانوتوی صاحب کے صلعم کے برعکس صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو کی بجائے فرض کیا جائے لکھ دیا (صفحہ ۲۲) پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے سوانح نگار مولوی مناظر احسن گیلانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں تحذیر الناس نامی رسالہ کے بعد دعاوی پر بعض مولویوں کی طرف سے خود سیدنا امام الکبیر (نانوتوی) پر طعن و تشنیع کا سلسلہ جاری تھا۔ (سوانح قاسمی، ج ۱، ص ۳۷۰)

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے، جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا (نانوتوی) کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے۔ (الافاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۸۰)

جب مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مخالفت کی۔ (قصص الاکابر، ص ۱۵۹)

خود محدث دیوبند مولوی انور کاشمیری نے فیض الباری، جلد ۳، ص ۳۳۳، ۳۳۴ میں تحذیر الناس پر سخت جرح کی ہے۔

مولوی حسین احمد کانگریسی شہاب ثاقب میں اور مولوی خلیل انبیٹھوی المہند میں کفریہ عبارات کو اسلامی عبارات ثابت کرنے اُٹھے تھے مگر انہوں نے بھی براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارت کی نہ تو معقول تاویل کی نہ براہین قاطعہ کی اصل عبارت بعینہ و بلفظہ نقل کی شہاب ثاقب میں صفحہ ۸۹ تا صفحہ ۹۲ اور المہند میں صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۱۴ براہین قاطعہ کی گستاخانہ عبارت کی صفائی پیش کی گئی ہے مگر اصل زیر بحث پوری عبارت نقل نہیں کی۔

رہا وقوع کذب کا گنگوہی فتویٰ تو اصل فتویٰ وقوع کذب باری تعالیٰ کی فوٹو کاپیاں عام ہیں اور متعدد کتابوں میں چھپ چکی ہے یاد رہے کہ گنگوہی صاحب کا یہ فتویٰ خود ان کی زندگی میں ۱۳۰۸ھ سے لے کر ان کے مرنے تک یعنی ۱۳۲۳ھ تک بار بار مختلف مقامات سے چھپ کر شائع ہوتا رہا مگر گنگوہی صاحب گم سم رہے ساکت و جامد ہو گئے نہ فتویٰ سے انکار کر سکے نہ تاویل و تردید کر سکے آج ان کے کم سن وکیل شیر خوار مناظرین و مصنفین ناحق جھک مار رہے ہیں۔

باقی رہی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت تو جناب دیوبندی مصنفین و مناظرین نے نوع بنوع اور مختلف النوع تاویلیں کر کے خود تھانوی صاحب کو کفر کی دلدل میں دھکیل دیا۔

دیکھئے ابتداءً حفظ الایمان ۹، ۱۰ صفحہ کا مختصر سا پمفلٹ تھا جس میں ان کی وہ گستاخانہ عبارت تھی جس پر حسام الحرمین میں تکفیر کا حکمِ شرعی بیان ہوا۔ چونکہ دیوبندی وہابی اکابرین احساس کمتری میں مبتلا تھے رنگ برنگی عقل شکن تاویلیں کرنے لگے تھانوی صاحب میں مناظرہ کا دم خم نہ تھا مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاند پوری، مولوی منظور احمد سنبھلی، مولوی عبدالشکور کاکوروی، مولوی ابوالوفا شاہ جہاں پوری نے مناظر بن کر بحث و مباحثہ کا پیشہ اور ذریعہ معاش اختیار کر کے اپنی دوکانداری چمکائی۔ مولوی منظور سنبھلی نے مناظرہ بریلوی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے توضیح البیان، خلیل انبیٹھوی نے المہند، مولوی عبدالشکور کاکوروی نے اپنی کتابوں میں جو مختلف النوع متضاد تاویلات کی ہیں۔ ایک کی تاویل سے دوسرے پر اور دوسرے کی تاویل سے تیسرے چوتھے پر اور چوتھے کی تاویل سے ان سب پر تکفیر کا حکم شرعی لگتا ہے اور ان سب کی تاویلات سے جناب تھانوی صاحب پر تکفیر کی شرعی ڈگری ہو جاتی ہے اور حسام الحرمین کا پھریرا آب و تاب وجاہ و جلال سے لہراتا ہوا نظر آتا ہے بالآخر کفریہ گستاخانہ عبارتوں کے وکیلوں نے میدانِ مناظرہ میں شکستیں کھا کھا کر جناب تھانوی صاحب کو ترمیم و تحریف کی راہ پر ڈال دیا اور ترمیموں و تتمیموں والی حفظ الایمان چھپنے لگی۔ ۹، ۱۰ صفحات کی حفظ الایمان جو اب انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے شائع کی ہے اسکے صفحات اب ۱۱۹ ہیں۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تھانوی صاحب کے وکیل میدانِ مناظرہ میں فیل تھے لہٰذا تھانوی صاحب کو حفظ الایمان کی وضاحت اور تاویل میں بسط البنان لکھنی پڑی اور پھر بسط البنان اور حفظ الایمان کی وضاحت میں عبادت بدل کر تغیر العنوان لکھنی پڑی اور عبارت حفظ الایمان کو مجبوراً یوں کر دیا اور تھانوی صاحب نے حکم دیا کہ اب حفظ الایمان کی عبارت کو یوں پڑھا جاوے...... اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں۔ اب لاہور اور دیوبند سے جو جدید حفظ الایمان چھپی ہیں انجمن ارشاد المسلمین لاہور اور مکتبہ نعمانیہ دیوبند والوں نے بھی یہ بدلی ہوئی ترمیم و تحریف شدہ حفظ الایمان شائع کی ہے۔

افسوس کہ تھانوی صاحب کو ترمیم کرنے، الفاظ و عبارت بدلنے کی سوجھی، توبہ اور رجوع کی توفیق نہ ہوئی۔ بہر حال ان کے الفاظ بدلنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حسام الحرمین کا حکم شرعی حق اور مبنی بر حقیقت تھا اور المہند و شہاب ثاقب حسام الحرمین کے دلائل قاہرہ کا توڑ نہ کرسکے اور ناکام و نامراد رہے اور کیوں نہ جبکہ امام اہل سنت سیّدنا سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات وہ ہے جن کیلئے کہا گیا ہے ؎

یہ وہ دربار سلطان قلم ہے — جہاں پر سرکشوں کا سر قلم ہے

تو جناب والا اصل مسئلہ اور متنازعہ توہین و تکفیر کا ہے ہمارے مدمقابل حریف طائفہ تکفیر کو بہت برا سمجھتا ہے، کبیدہ خاطر ہوتا ہے کہ بلاوجہ تکفیر کردی، ناحق تکفیر کردی، بریلی میں کفر کے فتوؤں کی مشین لگی ہے مگر یہ نہیں دیکھتے کہ تکفیر کیوں کی گئی؟ وجہ تکفیر کیا ہے؟ تو جناب کتابیں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی گستاخانہ کفریہ عبارات اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

امام اہل سنت سیّدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے از خود اپنی طرف سے تکفیر کا شرعی حکم جاری نہیں فرمایا۔ حسام الحرمین میں (۳۵) اکابر و اعاظم علماء و فقہاء حرمین کے مبارک مدلل فتاویٰ اور تقاریظ ہیں۔ الصوارم الہندیہ پر اب تک تین سو سے زائد اکابر علماء تصدیقات فرما چکے، تصدیقات لکھ چکے ہیں۔ اکابر دیوبند کی گستاخانہ کتابوں کے ہر نئے آنے والے جدید ایڈیشن میں یہ لوگ خود ہی کاٹ چھانٹ کر ترمیم تحریف کر رہے ہیں نت نئی عبارتیں بدل رہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ گستاخانہ عبارات خود ان کے نزدیک بھی کفریہ اور توہین آمیز ہیں، ناقابل تاویل ہیں جبھی تو عبارات بدل رہے ہیں۔ اگر المہند اور الشہاب الثاقب سچے تھے تو انہیں (۳۵) اکابر علماء حرمین کے سامنے تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتویٰ گنگوہی کی اصل عبارات رکھ کر تصدیقات حاصل کی جاتی اور یہ لکھوایا جاتا کہ ہم نے حسام الحرمین پر جو تصدیقات کیں تقریظات لکھیں وہ واپس لیتے ہیں۔ فلاں فلاں عبارات کفریہ اور گستاخانہ نہیں ہیں مگر افسوس کہ المہند اور الشہاب الثاقب گونگا بہرہ ہے وہ حسام الحرمین کا جواب نہیں۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ویسے بھی المہند اور شہاب ثاقب جیسی جھوٹی کتابوں کے جوابات شیر بیشہٗ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب اور فاضل اجل مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی قدس سرہما نے ردّ المہند اور ردّ شہاب ثاقب اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے التحقیقات کے نام سے شائع فرمادیے تھے۔

دیوبندی کی دورنگی دوغلی پالیسی

واللہ یہ کوئی الزام برائے الزام نہیں حقیقت واقعی ہے۔ ہمارا ۱۹۵۸ء سے آج تک کا تجربہ مجربہ شاہد ہے اور ہمارا ضمیر مطمئن ہے ہم پوری دیانت داری سے اپنی آخرت کو پیش نظر رکھ کر عرض کر رہے ہیں کہ دیوبندی کوئی مستقل مذہب نہیں از اوّل تا آخر فریب وفراڈ کا مجموعہ ہے۔ چکر بازی ہیرا پھیری ان کا مستقل نصب العین ہے۔ حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ کی تدوین کے زمانہ میں حجاز مقدس حرمین طیبین پر زمانہ قدیم سے اہل حق اہل سنت کا قبضہ اور علماء اہل سنت کا غلبہ تھا۔ تو مولوی حسین احمد کانگریسی گاندھوی مدنی بن کر اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دونوں خالص کھرے سُنّی بن کر شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کو برا بھلا کہتے، لکھتے رہے۔ مولوی خلیل انبیٹھوی خالص کھرے فولادی سُنّی بن کر حاشا حاشا کہہ کر شیخ نجدی اور وہابیوں کو خارجی، اہل سنت وعلماء اہل سنت کا قاتل، گستاخ اور مشرک گر قرار دیتے رہے۔ (المہند، ص۱۰)

اور مولوی حسین صدر دیوبند نے ڈنکے کی چوٹ پر کھلم کھلا لکھا کہ صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا، خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل وقتال کیا۔ شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں...... وہابیہ خبیثیہ...... وغیرہ۔ (الشہاب الثاقب، صفحہ ۴۲ تا ۴۷ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

یاد رہے اس زمانہ میں مولوی انور کاشمیری محدث دیوبند نے فیض الباری، مولوی قاری طیب قاسمی سابق مہتمم دیوبند نے ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں، مولوی بہاء الحق قاسمی دیوبندی نے نجدی تحریک پر ایک نظر وغیرہ متعدد کتب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے جیسا کہ ٹانڈوی مدنی اور انبیٹھوی سہارنپوری نے اپنی المہند اور شہاب ثاقب میں مفصل کیا۔

اب حالات زمانہ نے پلٹا کھایا اور حرمین طیبین پر برطانوی انگریزوں کی معاونت سے حجاز مقدس پر وہابیوں نجدیوں کا غلبہ اور قبضہ ہوگیا تو چھپے رستم خفیہ ہابیوں نے پلٹا کھایا اور اپنے اصل اندرونی وہابی رنگ روپ میں سامنے آئے اور مشہور شکست خوردہ پیشہ اور مفرور مناظر مولوی منظور سنبھلی نے ایک کتاب **شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق** لکھ ماری جس میں بڑی صفائی اور کاریگری سے وہابیوں نجدیوں کو برا بھلا کہنے والے اپنے تمام اکابر مولوی حسین احمد کانگریسی، مولوی خلیل انبٹھوی، مولوی انور کاشمیری، نواب الوہابیہ صدیق حسن بھوپالی حتی کہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے متعلق صاف لکھ دیا کہ یہ لوگ انگریزی سیاسی پروپیگنڈا کا شکار ہوگئے تھے۔ دیکھو صفحہ ۴۴، ۹۲، ۹۳، ۱۰۹ وغیرہ۔ بلکہ صاف انکار کردیا کہ فیض الباری مولوی انور کاشمیری کی کتاب ہی نہیں۔ یہی بگل (راگ) انجمن ارشاد المسلمین لاہور نے بجایا وہ ایک سو گیارہ صفحات کا رسالہ الشہاب الثاقب جو دیوبند سے کئی بار چھپ چکا تھا ہیرا پھیری، جعلسازی کا چکر چلا کر صاف لکھ دیا کہ الشہاب الثاقب میں درج شدہ بعض الفاظ کے بارے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب کی ایک پرانی روایت کا درج کرنا بھی ضرور سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ایک حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی ٹانڈوی اجودھیا باشی کانگریسی گاندھوی) سے کسی طالبِ علم نے سوال کیا کہ الشہاب الثاقب میں بعض مقامات پر وہابیہ کیلئے لفظ خبیث استعمال کیا گیا ہے جو بہت سخت ہے تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ الشہاب الثاقب کا مسودہ جس طالب علم کو صاف کرنے کیلئے دیا گیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔ (الشہاب الثاقب شائع کردہ انجمن ارشاد المسلمین لاہور، ص ۹)

مولوی خالد محمود مانچسٹروی جیسے خائن اور بدترین کذاب و مفتری کو گواہ بنانا کہاں کی دیانت ہے اور پھر کمال یہ کہ اس صفائی کرنے والے طالب علم کا نام و پتا نہیں دیا جو صفائی کی بجائے صفایا کر گیا اور الشہاب الثاقب کی ثقاہت اور مسلمہ حیثیت کو پائمال کرکے رکھ دیا۔

قارئین کرام بالخصوص مناظرین و مصنفین اہل سنت ارشاد المسلمین لاہور کا شائع کردہ دو سو نوے صفحات والا الشہاب الثاقب ضرور پیش نظر رکھیں جس میں اصل الشہاب الثاقب کے ایک سو گیارہ صفحات سے دوگنا زیادہ کرکے جعلسازی کے طلسمات دکھائے ہیں۔ اسی طرح مولوی انور کاشمیری کی فیض الباری شرح صحیح بخاری کے متعلق لکھا ہے کہ فیض الباری استاذنا حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف نہیں ہے، مولانا بدر عالم میرٹھی کی تصنیف ہے۔ (ملخصاً ہندوستان کے علمائے حق، ص ۱۱۰ از منظور سنبھلی)

گویا اب فاضلان دیوبند نے اپنے اکابر کی کتب اور ان کے مندرجات کا انکار کرنا شروع کردیا ہے اور یہ امام اہل سنت سیّدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسام الحرمین کی عظیم فتح اور ثقاہت ہے۔ حسام الحرمین کل بھی لا جواب تھا اور آج بھی لاجواب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ المہند اور الشہاب الثاقب اپنی تکذیب وتذلیل وتغلیط وتردید خود کررہے ہیں اور اگر ہمیں ہمارا مدمقابل حریف عدالت عالیہ میں طلب کرائے تو ہم بفضلہٖ تعالیٰ وہاں بھی ثابت کرسکتے ہیں۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

اور سنئے! یہ کمپنی مغالطہ دینے اور فریب کاری کے جال بننے میں کتنی ماہر ومشتاق ہے حال ہی میں کتب خانہ مجیدیہ ملتان نے المہند شائع کی جس کے صفحات ۳۵/۳۳ سے بڑھا کر ۱۸۸ کردیئے۔ تاویلات وتجاوزات کی اندھیری چلائی یہ علیحدہ جرم ہے حالانکہ ان کے خبطی عنید مصنف مولوی سرفراز گکھڑوی عبارات اکابر اور ملاں مانچسٹروی خالد محمود اور خود مولوی خلیل انبیٹھوی مطالعہ بریلویت والمہند میں لکھ چکے ہیں کہ متکلم ومصنف کی مراد کے خلاف معنی اور مطلب از خود تراشے اور کشید کرکے ان پر کفر کا فتویٰ لگائے۔ مگر ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ خود اکابر دیوبند نے اپنے اکابر کی کتابوں میں جو بے دریغ اضافے کئے، مختلف النوع معنی اور نوع بنوع مطالب بیان کئے اور متضاد تاویلات کرکے جدید سے جدید مفہوم بیان کئے جو کسی دوسرے نے نہ کئے ہوں گے۔ آیئے تاویلات کی خانہ جنگی ملاحظہ کیجئے۔

عبارت حفظ الایمان پر علماء دیو بند کی خانہ جنگی

عبارت حفظ الایمان کی علماء ومناظرین دیو بند نے مختلف النوع ومتضاد تاویلات کی ہیں۔ چند تاویلات کا تضاد ملاحظہ ہو۔

مولوی مرتضی حسن در بھنگی چاند پوری لکھتے ہیں واضح ہو کہ (حفظ الایمان میں) ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں۔ (توضیح البیان فی حفظ الایمان، ص ۸ مطبع قاسمی دیو بند) عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اور اتنا ہے۔ پھر تشبیہ کیسی؟ (توضیح البیان)

گویا ایسا اگر تشبیہ کے معنی ہوتا تو قابل اعتراض اور کفر تھا۔ لیکن اتنا اور اس قدر میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

اب مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ دیو بند کی سنئے: وہ لکھتے ہیں، حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں ایسا فرما رہے ہیں، لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔ اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔ (الشہاب الثاقب، ص ۱۰۲)

صدر مدرسہ دیو بند کے اس قول سے ثابت ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا تشبیہ کیلئے ہے اور اگر ایسا، اتنا یا اس قدر کے معنی میں ہوتا تو قباحت تھی اور اس کو توہین رسالت اور کفر قرار دیا جا سکتا تھا۔

مولوی مرتضی حسن در بھنگی چاند پوری اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی تاویلات کا خلاصہ اور ماحصل یہ ہے کہ در بھنگی صاحب کے بقول اگر ایسا تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو کفر تھا۔ جس سے تشبیہ کا اقرار کرنے والے مولوی حسین احمد صاحب کافر قرار پائے۔

اور بقول صدر دیو بند لفظ ایسا اتنا اور اس قدر کے معنی میں ہوتا تو کفر ہوتا۔ اس تاویل سے بقول مولوی حسین احمد صاحب مولوی مرتضی حسن در بھنگی ایسا کا اتنا اور اس قدر معنی کر کے کافر قرار پائے۔

﴾ مولوی منظور سنبھلی اور حسین احمد ٹانڈوی کا معرکہ ﴿

آپ ابھی الشہاب الثاقب کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے نزدیک لفظ ایسا تشبیہ کیلئے ہے۔ لیکن اس کے برعکس سلطان المناظرین دیوبند یہ مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ کچھ اور ہی کہتے ہیں، ملاحظہ ہو:۔

حفظ الایمان کی عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے۔ (فتح بریلی کا دلکش نظارہ، ص ۳۲) حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں ہے۔ (ص ۳۴) اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں۔ جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے۔ (ص ۳۵)

نوٹ...... یہ کتابچہ بریلی شریف کے اس عظیم الشان تاریخی مناظرہ کی دیوبندی روئداد ہے، جو سلطان العلوم، امام المناظرین، محدث اعظم، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب بانیٔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف و فیصل آباد اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ کے درمیان حفظ الایمان کی عبارت پر ہوا تھا۔ سیّدی محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا فرمانا تھا کہ لفظ ایسا تشبیہ کیلئے ہے۔ مولوی منظور نے کہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ لفظ ایسا اتنا کے معنی میں ہے اور یہ کہ اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں تو ہمارے نزدیک بھی کفر ہے۔ گویا کہ ایسا کو تشبیہ کے طور پر استعمال کرنا مولوی منظور سنبھلی کے نزدیک کفر ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند برملا کہہ رہے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔ (الشہاب الثاقب، ص ۱۰۲)

ثابت ہوا کہ دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظر سنبھلی کے فتوے کے مطابق مولوی حسین احمد صدر دیوبند کافر ہیں۔

کفر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

﴿ عبارت تحذیر الناس ﴾

تحذیر الناس بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب ہے اس کے دیوبند اور انارکلی لاہور سے چھپنے والے دو پرانے ایڈیشنوں میں ص ۳ پر یوں ہے، عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

اور ص ۲۸ پر یوں ہے...... اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

تحذیر الناس کی یہ وہ عبارات ہیں جن کے رڈ میں علماء برصغیر نے بکثرت کتب تحریر فرمائیں۔ ان عبارات پر بھی علمائے عرب وعجم نے حکم کفر صادر فرمایا۔ دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ وغیرہ۔

﴿ اعتراف حقیقت ﴾

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں، جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا (نانوتوی) کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے۔ (الافاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۵۸۰ زیر ملفوظ ص ۹۲۷)

ہندوستان بھر کے علماء کی عدم موافقت کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ نانوتوی صاحب اپنی زندگی میں اپنا توبہ نامہ چھاپ دیتے یا پھر اکابر و مشاہیر علماء عرب وعجم کا فتویٰ بصورت حسام الحرمین سامنے آنے کے بعد عبارات تحذیر الناس کی تاویلات نہ کی جاتیں مگر اب تک ایک طرف تو مذموم تاویل کی جارہی ہے اور دوسری طرف اب مکتبہ راشد کمپنی دیوبند کی طرف سے شائع ہونے والے تحذیر الناس کے نئے ایڈیشن میں موخر الذکر ص ۲۸ کی عبارت کو بدل کر کھلم کھلا تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

﴿ تحذیرالناس میں تحریف ﴾

تحذیرالناس ص ۲۸ کی پرانی اصل عبارت قدیم ایڈیشنوں میں یوں ہے، اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ لیکن اس عبارت سے توبہ ورجوع کی بجائے دیوبندیوں نے یہ نیا جھرلو چلایا ہے کہ اصل عبارت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ ملاحظہ ہو، نئی عبارت یہ ہے...... اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیرالناس شائع کردہ مکتبہ راشد کمپنی دیوبند یو۔ پی)

☆ عبارت میں نبی پیدا ہو کی جگہ نبی فرض کیا جائے کر دیا۔

اس کارستانی سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت خود علماء دیوبند کے نزدیک بھی کفر ہے لیکن وہ اپنے بانی مذہب کی تکفیر نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے عبارت میں تحریف کر ڈالی اور ممکن ہے ابھی آئندہ ایڈیشنوں میں مزید تحریف ہو۔ حفظ الایمان و تحذیرالناس کی ان تحریفات سے ثابت ہوا کہ ان کتب کی اصل عبارات خود اہل دیوبند کے نزدیک بھی قابل اعتراض اور تنقیص شان رسالت و انکار ختم نبوت پر مبنی ہیں مگر چونکہ اپنے ہیں اسلئے تکفیر کے حکم شرعی سے احتراز کیا جاتا ہے۔ مگر بغیر توبہ و تجدید ایمان محض تحریف سے تو عنداللہ ان کی ذات بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔

﴿ تضادات ﴾

ہمیں اختصار مانع ہے۔ ورنہ حفظ الایمان کی عبارت کی طرح تحذیرالناس کی اس عبارت کی بھی مختلف النوع و متضاد تاویلات کو مفصل بیان کیا جاتا۔

قارئین کرام و منصف مزاج اہل علم چاہیں تو سیف یمانی مناظرہ اوری کی دیوبندی داستان، چراغ سنت، عبارات اکابر، الشہاب الثاقب، المہند سے اس عبارت پر دیوبندی تضادات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

﴿ لرزہ خیز انکشاف و سنسنی خیز دھماکہ ﴾

ایک طرف تو آج کل بعض علماء دیوبند عبارات تحذیرالناس کی لایعنی و بے معنی تاویلات کر کے اس کو عین اسلام و عین ایمان قرار دینے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تحذیرالناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہو گئے تھے۔

تھانوی صاحب ہی کی زبانی سنئے، لکھتے ہیں، تحذیرالناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے، تو میں کلمہ پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (الافاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۲۹۳ زیر ملفوظ، ص ۴۵۷)

اب جو لوگ اس عبارت کی تاویل میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں، وہ گویا کفر کی حمایت و تاویل کر رہے ہیں۔

مولوی محمد احسن نانوتوی کی توبہ

یہ صاحب بھی اکابر دیوبند میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ صاحب بھی تحذیر الناس کی عبارت سے تحریر توبہ کر چکے ہیں ان کی کہانی ان کی اپنی زبانی سنئے، فرماتے ہیں:۔

مولوی نقی علی خان (والد ماجد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ) نے اثر بن عباس کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن نانوتوی کی تکفیر کی۔

مولانا محمد احسن نے آخر میں مولوی نقی علی خان کے ایک ساتھی رحمت حسین کو یہ لکھا، جناب مخدوم و مکرم بندہ دام مجدہم پس از سلام مسنون التماس ہے۔

مگر مولوی (نقی علی خان) صاحب نے براہ مسافر نوازی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھ کو اس کی اطلاع دی بلکہ اوّل ہی کفر کا حکم شائع فرمادیا اور تمام بریلی میں لوگ اس طرح کہتے پھرے۔

خیر میں نے خدا کے حوالے کیا۔ اگر اس تحریر سے میں عنداللہ کافر ہوں تو توبہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ قبول کرے۔

زیادہ نیاز، عاصی محمد احسن عفی عنہ (کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی، ص ۸۸ بحوالہ تنبیہ الجہال، ص ۱۶)

نوٹ...... اس کتاب کا تعارف مفتی محمد شفیع دیوبندی نے ص ۱۰ پر تحریر کیا ہے، جو کتاب کی صحت اور اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔

دوبارہ تکفیر فیصلہ کن بیان

اگر مولانا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی اشرف علی تھانوی) واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ (اشد العذاب، ص ۱۳ از مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند)

اس واضح اعتراف کے بعد تکفیر کا شرعی حکم واضح کرنے والے خدا ترس علماء کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈہ ختم ہو جانا چاہئے کیونکہ جن توہین آمیز گستاخانہ عبارات کو علماء اہل سنت کفر قرار دیتے ہیں ان کو متضاد تاویلات کے نتیجہ میں، عدم واقفیت و بے خبری کے عالم میں الغرض کسی نہ کسی طرح ان عبارات کو وہ خود بھی کفر سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے مفصل بحوالہ کتب اکابر دیوبند سے ثابت کیا ہے اور تمام حوالہ جات اکابر دیوبند کی اپنی معتبر و مستند کتب سے نقل کئے ہیں۔ مولیٰ عزوجل ضد و عناد سے بچائے اور قبول حق کی توفیق رفیق فرمائے۔ آمین

منقبت مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ

﴿ از شیر بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب ﴾

اے سنیاں را مقتدا یا سیّدی احمد رضا — بر کافراں تیر قضا یا سیّدی احمد رضا
اے ہادی راہ ہدیٰ یا سیّدی احمد رضا — وے عارف ذات خدا یا سیّدی احمد رضا
بر مصطفٰے جانت فدا یا سیّدی احمد رضا — اے عاشق غوث الوریٰ یا سیّدی احمد رضا
صمصام حق شیر و غا یا سیّدی احمد رضا — وے شیر شیران خدا یا سیّدی احمد رضا
مشکاۃ نور کبریا یا سیّدی احمد رضا — مرآۃ حسن مصطفٰے یا سیّدی احمد رضا
جس نے اُٹھایا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں — حامی تیرا شیر خدا یا سیّدی احمد رضا
چکڑالویت رفض و نیچر نجدیت مرزائیت — سب پر تو ہے برق فنا یا سیّدی احمد رضا
اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو مگر — تو نے دیا اس کو مٹایا یا سیّدی احمد رضا
القاب ملتے ہیں مجدد سید و فرد و امام — کعبے سے تجھ کو برملا یا سیّدی احمد رضا
الدولۃ المکیہ سے ہے فضل تیرا آشکار — چند گھنٹے میں اس کو لکھا یا سیّدی احمد رضا
آل رسول قادری کے صدقے میں یا مرشدی — بردہ مجھے اپنا بنا یا سیّدی احمد رضا
لب پر خدا کی یاد ہو دل مصطفٰے آباد — ہو قلب میں تیری ولا یا سیّدی احمد رضا
صدیق فاروق و غنی حیدر ہیں تیرے حفیظ — سبطین حافظ دائما یا سیّدی احمد رضا
احمد پہ ہو ربّ کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا — اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیّدی احمد رضا
تیرا عبید پُر خطا، پر تو ہے عبد المصطفٰے — اور مصطفٰے عبد خدا یا سیّدی احمد رضا

﴿ ارسال کردہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی ﴾